کتاب : اسلام کا تصور جرم و سزا (دو جلدیں)

مولف : خورشید احمد ندیم

صفحات : جلد اول۔ (۵۳۲) جلد دوم۔ (۴۴۹)

ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی۔ پاکستان

تبصرہ نگار : ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن☆

ملنے کا پتہ : عالمی ادارہ فکر اسلامی۔ ۲۸، مین روڈ، ایف ۲/۱۰، اسلام آباد

پاکستان کے قیام کا حقیقی محرک اسلامی نظام حیات کا مکمل نفاذ تھا۔ یہی وہ جذبہ صادقہ تھا جس نے برصغیر کے مسلمانوں کو ہمت و توانائی بخشی اور انہوں نے عزم و ہمت اور منزل تک رسائی کے لئے جذبہ و عمل کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ ہماری حرماں نصیبی کہ قیام پاکستان کے بعد اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ قرار داد مقاصد کی منظوری ادارہ تحقیقات اسلامی اور اسلامی مشاورتی کونسل کے قیام سے آگے بات بڑھ نہ سکی۔ البتہ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفیٰ کے نتیجہ میں جو حکومت برسراقتدار آئی اس نے مختلف اداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ قانون اسلامی کے نفاذ کے ضمن میں بعض موثر عملی قدم اٹھائے۔ اس زمانے میں علماء و محققین نے نظام اسلام کی مختلف جہتوں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا، جس کے نتیجے میں قابل قدر فکری و تحقیقی سرمایہ وجود میں آگیا۔ زیر نظر کتاب اس منتشر سرمایہ کو یکجا کرنے کی ایک قابل تحسین کوشش کا آغاز ہے۔ اس مدعا کا اظہار محترم جناب ڈاکٹر ظفر اسحٰق انصاری صاحب نے اس تالیف کے حرف آغاز میں بھی کیا ہے

> "جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ریاست کی سطح پر نفاذ اسلام کی مہم شروع کی تو اس کے نتیجے میں حدود و تعزیرات، سیاسیات و معاشیات وغیرہ کے شعبوں میں ہمارے اہل علم نے جو کاوش کی، وہ کئی اعتبار سے اہم اور قابل قدر ہے۔ اس کا مطالعہ جہاں دینی پہلو سے معاملات کے فہم میں مفید ہے

☆ مدیر فکر و نظر۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

وہاں اس سے یہ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں علمی روایت کس طرح آگے بڑھ رہی ہے۔ چونکہ یہ کام زیادہ تر رسائل اور جرائد میں محفوظ ہے یا پھر ان کتب تک عام طور پر لوگوں کی رسائی نہیں ہے جو اس ضمن میں شائع ہوئیں' اس لئے ضرورت تھی کہ ان تحریروں کا ایسا انتخاب سامنے لایا جائے' جس سے اس سارے کام سے واقفیت اور استفادہ ممکن ہو سکے۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔"

جناب خورشید ندیم نے اسلام کے تصور جرم و سزا سے متعلق ۱۹۷۹ء کے بعد لکھی گئی تحریروں کو دو جلدوں میں جمع کر دیا ہے۔ پہلی جلد حرف آغاز' پیش لفظ' مقدمہ کے علاوہ تین فصلوں اور آخر میں اشاریہ پر مشتمل ہے۔ تین فصلوں میں گیارہ ابواب کے تحت نامور محققین کی تحریریں شامل ہیں اور اسلامی سزاؤں سے متعلق ہمارے محققین اور دانشور حضرات کے جو بھی نقطہ ہائے نظر ہیں ان کو بلا کم و کاست پیش کر دیا گیا ہے۔ جلد اول میں مولف محترم کا ۵۴ صفحات پر مشتمل مقدمہ اس عہد کی علمی پیش رفت سے متعلق بیش بہا معلومات سے پر ہے۔ دوسری جلد کو "رجم" کی سزا کے لئے مختص کیا گیا ہے۔جو مولانا امین احسن اصلاحی' مفتی ولی حسن' مولانا محمد تقی عثمانی' اور مولانا احمد سعید کاظمی صاحب جیسے جید علماء کرام کی تحریروں سے مزین ہے۔

عالمی ادارہ فکر اسلامی نے نہایت قابل قدر اس مفید کام کا آغاز کیا ہے' امید ہے معاصر اہل علم کی تحریروں کو یکجا کر کے قاری تک پہنچانے کی یہ مبارک سعی جاری رہے گی۔

زیر نظر کتاب میں اگر ہر مقالہ کے صفحہ اول کے حاشیہ پر مقالہ کے ماخذ یعنی وہ مقالہ کس کتاب یا رسالہ سے لیا گیا ہے' درج کر دیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔ اسی طرح بعض پروف کی اغلاط بھی توجہ طلب ہیں۔

****